سوال

(390) دعوت اور تبلیغ کا بہترین طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دونوں میں سے کون سا کام بہتر ہے۔ سیاست کے ذریعے اسلام کے لئے کام کرنا' یا لوگوں کو بنوی طریقہ کی طرف واپس آنے کی دعوت دینے کے ذریعے اسلام کیلئے کام کرنا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کیلئے لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف فجوع کرنے کی دعوت کے ذریعے کام کرنا ضروری ہے اور یہ کام اس نہج پر کیا جائے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے اور جس کا حکم اپنے رسول محمد ﷺ کو یہ کہہ کر دیا ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ... ١٢٥ النحل

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور ان سے اس طریقے سے بحث کیجئے جو بہتر ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ... ١٠٨ یوسف

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے' میں اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ دعوت دیتا ہوں' میں بھی اور میری پیروی کرنے والے بھی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔''

جناب رسول اللہ ﷺ نے دعوت الی اللہ کا طریقہ زبانی ارشادات کے ذریعے بھی واضح فرمایا ہے' عملی طور پر بھی اور تحریری طور پر بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَن رَأَى مِنكُم مُنكَرًا فَليُغَيِّرهُ بِيَدِه، فَإِن لَّم يَستَطِعْ فَبِلِسَانِه، فَإِن لَّم يَستَطِع فَبِقَلبِه، وَذَالِكَ أَضعَفُ الإِيمَانِ)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے (ختم کر کے صورت حال) تبدیل کر دے' اگر (قوت بازو سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے' سمجھا کر تبدیلی

پیدا کرے) اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے (تبدیلی کی خواہش اور عزم رکھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد' امام مسلم اور سنن اربعہ کے مؤلفین نے روایت کیا ہے اور جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

(إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ)

''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو۔ انہیں سب سے پہلے جس چیز کی دعوت دو' وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ہونی چاہئے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' (یہ زکوۃ) ان کے دولت مندوں سے وصول کی جائے گی اور واپس ان کے غریبوں کو دے دی جائے گی۔ اگر اس بات میں بھی وہ تمہاری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔' 1

(1 صحيح بخاري حديث نمبر: ١٤٥٨' ١٤٩٦' صحيح مسلم حديث نمبر: ١٩' سنن ابي داؤد حديث نمبر: ١٥٨٤' جامع ترمذي حديث نمبر: ٦٢٥۔ سنن نسائی ٥ ٥٥ مسند احمد ١ ٢٣٣)

اس حدیث کو امام احمد' امام بخاری' امام مسلم اور سنن اربعہ والوں نے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عنایت کیا تو ان سے فرمایا:

(انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)

''آرام سے چلتے جاؤ حتیٰ کہ ان کے علاقے میں پہنچ جاؤ' پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے ان سے حقوق کی ادائیگی واجب ہے' قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' (مسند احمد ج: ٥' ص: ٣٣٣۔ صحيح بخاری حديث نمبر: ٢٩٤٢' ٣٠٠٩' ٣٧٠١' ٤٢١٠' صحيح مسلم حديث نمبر: ٢٤٠٦۔)

جناب رسول اللہ ﷺ نے مختلف قوموں کے بادشاہوں کو خطوط ارسال فرمائے جن میں انہیں اسلام لانے کی دعوت دی اور انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔

اہل کتاب کو حضور ﷺ نے جو خطوط تحریر فرمائے ان میں یہ آیت بھی لکھی:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ... آل عمران ٦٤

''اے اہل کتاب اس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (واجب التعمیل) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنالیں۔''

اور انہیں یہ وعدہ دیا کہ اگر وہ ایمان لائیں گے تو دگنا اجر و ثواب پائیں گے اور انہیں تنبیہ فرمائی کہ اگر وہ اعراض کریں گے تو اپنے گناہ کی سزا بھی پائیں گے اور اپنی قوموں کے گناہوں کی بھی۔ (جناب رسول اللہ ﷺ نے مختلف قوموں کے حکمرانوں کو خط تحریر فرمائے تھے۔ مثال کے طور پر دیکھئے' صحيح بخاری حديث نمبر: ٢٩٣٩' ٢٤٢٤' ٢٩٤٠ اور صحيح مسلم حديث نمبر: ١٧٧٤۔)

اس کے علاوہ نبی ﷺ نے اپنے عمل سے اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی عملی توحید اور عبادت میں درجہ کمال کی ایک عظیم مثال تھے' اسی طرح آپ ﷺ

اپنی ذات کے لئے ناراض ہوتے تھے نہ اپنی ذات کیلئے کسی سے انتقام لیتے تھے' لیکن جب اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ ﷺ غضبناک ہوجاتے تھے نیز رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے بیان کے مطابق مومنوں کے ساتھ انتہائی شفقت ورحمت کا برتاؤ کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ٤ ... القلم

''آپ عظیم (عمدہ ترین) اخلاق پر کاربند ہیں''

اس طرح آپ ﷺ نے زبانی' تحریری اور عملی طور پر دعوت و تبلیغ کا ایک طریق کار پیش کردیا ہے تو یہ محمدی دعوت کی سراپا حکمت ورحمت والی پالیسی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے وضع فرمائی ہے۔ لہٰذا اسلامی جماعتوں کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ حکمت' موعظۂ حسنہ اور جدال احسن پر مبنی اصولوں کو پیش نظر رکھیں اور ہر کسی سے اس کی ذہنی سطح کے مطابق بات کریں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائے گا اور ان کے تیروں کو ان کے بھائیوں کی طرف سے پھیر کر دشمنوں کی طرف کردے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ